ایڈوانس رقم دے کر سامان ایک سال بعد لینا

ریفرنس نمبر:Nor-10576 تاریخ:19-02-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کے پاس کچھ رقم موجود ہے، جو اس نے گھر کی تعمیرات میں استعمال کرنے کے لیے رکھی ہوئی ہے، لیکن فی الحال تعمیرات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، تقریباً ایک سال کے بعد تعمیرات شروع کرے گا۔ وہ چاہتا ہے کہ سیمنٹ بیچنے والے شخص سے بیسٹ وے کمپنی کے بلیک سیمنٹ کی موجودہ ریٹ 475روپے کے حساب سے پچاس کلو والی 130 بوریاں 61750روپے کے بدلے خرید لے، لیکن سیمنٹ کی وصولی بیچنے والے کی دکان سے ایک سال بعد چند دنوں کے وقفے سے تھوڑی تھوڑی کر کے اٹھائے، سوال یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے یہ سودا کس طرح درست ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں سیمنٹ کی قیمت ابھی ادا کر کے سیمنٹ ایک سال بعد کسی معین تاریخ پر لینا اگر بیع سلم کے طور پر ہو اور اس سودے میں بیع سلم کی تمام شرائط کا لحاظ رکھا جائے تو جائز ہے، مگر یہ ذہن میں رکھیں کہ بیع سلم کی ایک بھی شرط کی خلاف ورزی کی، تو یہ سودا ناجائز اور سود کے زمرے میں داخل ہو جائے گا۔

یاد رہے! بیع سلم ایسی بیع ہے، جس میں خریدی ہوئی چیز کا سودے کے وقت موجود ہونا ضروری نہیں، البتہ پورے مال کی جو بھی قیمت بن رہی ہے، وہ سودا کرتے وقت ادا کرنا ضروری ہے۔

موجودہ سودے میں بیع سلم کی شرائط:

سیمنٹ خریداری کے اس سودے میں سیمنٹ کی کمپنی اور قسم بیسٹ وے، یونہی کالی سیمنٹ ہونا متعین ہے، یونہی سیمنٹ کی رقم 61750روپے اور سیمنٹ کی مقدار پچاس کلو والی سیمنٹ کی 130 بوریاں بھی متعین ہے اور سودے میں یہ بات بھی طے ہے کہ ایک سال بعد سیمنٹ والے کی دکان سے خریدار خود سیمنٹ وصول کرے گا، لیکن سیمنٹ وصولی کی معین تاریخ بھی معاہدہ میں بیان ہونا ضروری ہے، البتہ یہ ضروری نہیں کہ تمام سیمنٹ کی بوریاں ایک دن میں وصول کی جائیں، بلکہ آپ متوقع حاجت کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف معین تاریخیں بھی مقرر کر سکتے ہیں اور ان معین تاریخوں میں کس کس تاریخ کو کتنی سیمنٹ

لی جائے گی ؟ یہ بتانا بھی ضروری نہیں۔ مثلاً آپ یوں معاہدہ کر سکتے ہیں کہ یکم ستمبر 2020 سے 30 نومبر 2020 تک دو مرتبہ مال اٹھایا جائے گا، پہلا یکم ستمبر کو اور دوسرا 30 نومبر کو، دونوں مرتبہ حسبِ ضرورت مال اٹھایا جائے گا۔

اب تک جو باتیں بیان ہوئیں ان کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا بھی فریقین پر لازم ہے۔

- بیع سلم کا یہ معاہدہ جس مجلس میں ہو گا، خریدار اسی مجلس میں ساری رقم بیچنے والے کے قبضے میں دے گا۔
- یہ بھی ضروری ہے کہ مذکورہ سیمنٹ سودا ہونے سے ڈیلیور ہونے کی تاریخ تک ہر وقت بازار میں مل سکے، سیمنٹ اگرچہ ایک ایسی چیز ہے جو عام طور پر مارکیٹ میں موجود رہتی ہے، لیکن اس شرط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، کیونکہ بہت ساری اشیاء ایسی ہیں کہ اس شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ان اشیاء میں بیع سلم ممکن نہیں ہوتی۔
- بوری کتنے سائز کی ہو گی یہ بھی معاہدے میں طے ہونا ضروری ہے کہ اس میں اتنا مال ہو گا۔

خریدار بیچنے والے سے درج ذیل الفاظ میں بیع سلم کا ایجاب کرے:

130 بوری سیمنٹ بعوض فی بوری475 بیسٹ وے کمپنی کا بلیک سیمنٹ61750 روپے کے بدلے آپ سے خریدا، ہر بوری کا وزن پچاس کلو ہو گا اور ہمارا یہ سودا، بیع سلم کے طور پر ہے۔ کُل مال کی رقم فوری طور پر دی جا رہی ہے، اس سودے کی رُو سے فروخت کندہ کی ذمہ داری ہے کہ یہ سیمنٹ بیسٹ وے کمپنی کا بلیک سیمنٹ ہی ہو۔ سب بوریاں درست حالت میں ہوں، پھٹی ہوئی نہ ہوں۔ یہ سیمنٹ میں فلاں ۔۔۔۔ فلاں ۔۔۔۔ تاریخوں میں ۔۔۔۔ قسطوں میں آپ کی دکان سے اٹھاؤں گا۔ اگر آپ کے پاس اس تاریخ کو سیمنٹ موجود نہ ہو، تو اس صورت میں بھی آپ پر لازم ہو گا کہ کہیں سے بھی مذکورہ سیمنٹ خرید کر مجھے مطلوبہ مقدار میں سیمنٹ فراہم کریں۔

سامنے والا اس سودے کو منظور کرے گا اور اگر تحریری معاہدہ ہو، تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کے دستخط کے ساتھ ساتھ گواہوں کے بھی دستخط کروا لیے جائیں۔

بیع سلم میں مسلم فیہ کی وصولی کے لیے ایک میعاد مقرر کرنا شرط نہیں۔ جیسا کہ درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

”ولیس الاجل الواحدفی السلم بشرط فیعقدالسلم علی ان تسلم خمس وعشرون کیلۃ عندتمام الشھرالاول وخمسون کیلۃ عندتمام الشھرالخامس وعشر کیلات عندتمام الشھرالسادس من وقت العقد“ یعنی بیع سلم میں مبیع لینے کی ایک مدت طے کرنا شرط نہیں، لہذا بیع سلم کا عقد یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ وقت عقد سے ایک مہینا مکمل ہونے پر پچیس کیل سپرد کیا جائے گا اور پانچواں مہینا مکمل ہونے پر پچاس کیل سپرد کیا جائے گا، چھٹا مہینا مکمل ہونے پر دس کیل سپرد کیا جائے گا۔ (درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد1، صفحہ354، دار الکتب العلمیہ بیروت)

عالمگیری میں ہے:"لاباس بالسلم فی نوع واحد ممایکال ویوزن علی ان یکون حلول بعضہ فی وقت وبعضہ فی وقت آخرولا یحتاج الی بیان حصۃ کل واحد منھما"یعنی جن چیزوں کا کیل اوروزن کیاجاتاہے، ان میں سے ایک نوع میں اس شرط پر سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ اس نوع کی بعض ادائیگی ایک وقت میں ہوگی اور بعض ادائیگی دوسرے وقت میں ہوگی اوران دونوں میں سے ہر ایک کا حصہ بیان کرنا ضروری نہیں۔

(فتاوی عالمگیری، جلد3، صفحہ181، مطبوعہ کوئٹہ)

الحاوی القدسی میں ہے:"لاباس بالسلم فی نوع واحد ممایکال ویوزن علی ان یکون حلول بعضہ فی وقت وبعضہ فی وقت آخر ولا یجوز السلم فی اجل مجھول "یعنی جن چیزوں کا کیل یاوزن کیاجاتاہے، ان میں سے ایک نوع میں اس شرط پر سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ اس نوع کی بعض ادائیگی ایک وقت میں ہوگی اور بعض ادائیگی دوسرے وقت میں ہوگی، جبکہ اجلِ مجہول میں بیع سلم جائز نہیں۔ (الحاوی القدسی، جلد2، صفحہ51، نوریہ رضویہ، لاھور)

درمختار میں ہے:"لاباس بالسلم فی نوع واحد، علی ان یکون حلول بعضہ فی وقت وبعضہ فی وقت آخر"یعنی ایک نوع میں اس شرط پر سلم کرنے میں حرج نہیں کہ اس نوع کی بعض ادائیگی ایک وقت میں ہوگی اور بعض ادائیگی دوسرے وقت میں ہوگی۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد7، صفحہ487، مطبوعہ کوئٹہ)

جدالممتار میں ہے:"قال ای الدر: ان یکون حلول بعضہ فی وقت۔۔الی آخرہ۔۔۔وان لم یقدر کلا البعضین کماافادہ فی الھندیۃ"یعنی درمختار میں فرمایا: ایک نوع میں اس شرط پر سلم کرنے میں حرج نہیں کہ اس نوع کی بعض ادائیگی ایک وقت میں ہوگی اور بعض ادائیگی دوسرے وقت میں ہوگی، اگرچہ دونوں میں سے ہر ایک کی مقدار بیان نہ کرے۔ جیساکہ اس کا افادہ ہندیہ میں فرمایا۔ (جدالممتار، جلد6، صفحہ145، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

24جمادی الاخریٰ1441ھ/19فروری2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے